خطباتِ امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

خطباتِ امین صفدر

حوالہ جات کی تخریج اور وضاحتی حاشیوں کے ساتھ

مناظر اسلام وکیل احناف وحید العصر
حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی
رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد اوّل

جمع و ترتیب

محمد ظفر اقبال

مکتبۃ الحبیب
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

نام کتاب : خطبات امینؒ
صاحب خطبات : وکیل اسلام مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ
مرتب : محمد ظفر اقبال
طبع اول : اکتوبر ۲۰۰۲ء
تعداد : ۱۱۰۰
کمپوزنگ : مولانا محمد مامون الحق' جمشید روڈ نمبر ۱
ناشر : مکتبۃ الحبیب، بنوری ٹاؤن، کراچی۔
قیمت :
طابع : ادارۂ طباعت، ناظم آباد نمبر ۲ کراچی۔ فون 6683335
موبائل: 0333-2136180

مکتبۃ الحبیب
نزد جامعہ علوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی-۵
e-mail: khutbat@hotmail.com

ہوتا ہے۔ جیسے سورج۔ اس لئے سنت کی تحقیق کے لئے سندوں کی ضرورت نہیں ہوتی اور حدیث جو ہے جو سنت کے درجہ تک نہیں پہنچی اس کی حیثیت ہوتی ہے پہلی رات کے چاند کی۔ تو پہلی رات کے چاند میں کئی دفعہ گواہوں کی ضرورت بھی پڑجاتی ہے۔ پھر وہ گواہ دیکھے جائینگے کہ عادل ہیں بھی یا نہیں۔ تو اس لئے حدیث جو ہے وہ سندوں کی محتاج ہے لیکن جس طرح متواتر قرآن پاک سندوں کا محتاج نہیں' (اسی طرح) متواتر سنت سندوں کی محتاج نہیں۔

غیر مقلدوں کا دین ظنی ہے

اسلئے یقین تواتر سے ہوتا ہے سندوں سے نہیں ہوتا' وہ (حدیث) ظنیت کے درجہ میں ہوتی ہیں' غیر مقلدوں کا دین ظنی ہے ہمارا یقینی ہے کیونکہ ہم سنت پر عمل کرتے ہیں۔

علیکم بسنتی فرمانے کی وجہ

اور پھر یہ کہ حضرت ﷺ نے فرمایا:

علیکم بسنتی میری سنت پر عمل کرو علیکم بحدیثی کیوں نہیں فرمایا کیونکہ حدیثوں میں منسوخ حدیثیں بھی ہوتی ہیں (جبکہ) سنت ایک بھی منسوخ نہیں ہوتی۔ سنت تو کہتے ہی اسے ہیں جس پر عمل جاری رہا۔

سنت قائم رہتی ہے

فرمایا العلم ثلاثة علم تین ہی چیزوں کا نام ہے۔

آية محكمة اوسنة قائمة اوفريضة عادلة (سنن ابی داود۔۔۔ج ۲ ص ۹)

تو سنت تو اس کو کہتے ہیں جو قائم رہی۔ اس لئے عین ممکن ہے کہ اہلسنت والجماعت کے مقابلہ میں اہلحدیث وہ ہو جو منسوخ باتوں پر عمل کر رہا ہو۔

ایک عام فہم مثال

جس طرح ہمارے ہاں ایک نوٹ سو روپے کا چل رہا ہے۔ ایک نوٹ پہلے

زمانے میں چلا کرتا تھا کچھ سال پہلے' پھر وہ بند ہوگیا۔ وہ بھی سو روپے کا نوٹ تھا اس پر بھی اسٹیٹ بینک کی مہر لگی ہوئی تھی' اور حکومت پاکستان اس پر بھی لکھا ہوا تھا۔ لیکن اب وہ نوٹ چلتا نہیں۔ نہ بازار لیتا ہے نہ بینک لیتا ہے' اب کوئی آدمی آپ سے چالو نوٹ لیکر وہ پرانا (منسوخ) نوٹ دے تو سب کہیں گے کہ اس نے فراڈ کیا ہے۔ دھوکہ دیا ہے۔ اب وہ آپ سے بحث کرے۔ یہ جو نوٹ میں دے رہا ہوں تم کہتے ہو کہ منسوخ ہے۔ اس پر لکھا ہوا دکھاؤ منسوخ کہاں لکھا ہوا ہے۔ متروک کہاں لکھا ہوا ہے۔ تو آپ کے پاس ایک ہی پہچان ہوگی کہ اس نوٹ کو ملک کا بازار اور بینک نہیں لے رہا۔ جس نوٹ کو ملک کا بازار اور بینک لے رہا ہے' وہ چالو نوٹ ہے اور جس کو نہیں لے رہا وہ منسوخ نوٹ ہے۔ اس کی تاریخ یاد رکھنے کی ضرورت نہیں' آرڈر نسخ کا جیب میں رکھنے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح جس کو فقہاء و مجتہدین نے قبول کرلیا ان احادیث کا چلن ہے وہ سنت کے درجہ میں ہیں۔ اور چالو ہیں اور جن پر ائمہ مجتہدین نے عمل ترک کردیا وہ منسوخ نوٹ کی حیثیت رکھتی ہیں تو یہ تو مثال ہے مقلد اور غیر مقلد کی۔

بریلویوں کی مثال

اور بعض اوقات آپ دیکھتے ہیں کہ عید کے موقع پر نوٹ چھپتے ہیں اوپر عید مبارک بھی لکھا ہوتا ہے کوئی ہزار روپے کا نوٹ ہوتا ہے' کوئی دس ہزار روپے کا نوٹ اور پانچ پانچ پیسے میں بکتے ہیں۔ تو بچے خرید کر خوش ہوتے ہیں کہ آج میرے پاس ایک لاکھ روپیہ ہے لیکن یہ نوٹ جو ہے یہ جعلی نوٹ ہوتا ہے اب اگر کوئی آدمی کسی ناواقف کو یہ نوٹ دیکر اس سے دوسرا نوٹ لے جائے جو چالو ہے۔ تو سب کہیں گے کہ یہ فراڈ ہوا ہے۔ تو یہ نوٹ مثال ہے بریلویوں کی کہ وہ بدعتی ہیں جعلی نوٹ دیکر اصلی نوٹ چھیننا چاہتے ہیں اور وہ (غیر مقلد) منسوخ نوٹ دے کر چالو نوٹ چھیننا چاہتے ہیں۔

اہل سنت والجماعت وہ ہیں کہ ان کی مثال چالو نوٹ والی ہے جسکو بینک